

شیعہ اثنا عشری

۱۰۱

عقیدہ کریف قرآن

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ العالی

مکتبہ بدینت

علامہ بنوری ناؤن کراچی



عقیدہ لائبریری

www.aqeedeh.com

یہ کتاب عقیدہ لائبریری سے ڈاؤن لوڈ کی گئی ہے۔

[www.aqeedeh.com/ur/](http://www.aqeedeh.com/ur/)

**E-mail: [book@aqeedeh.com](mailto:book@aqeedeh.com)**

**بعض مفید اسلامی ویب سائٹس:**

[www.aqeedeh.com](http://www.aqeedeh.com)

[www.sadaislam.com](http://www.sadaislam.com)

[www.zekr.tv](http://www.zekr.tv)

[www.kalemeh.tv](http://www.kalemeh.tv)

[www.ahlehaq.org/hq](http://www.ahlehaq.org/hq)

[www.islamhouse.com](http://www.islamhouse.com)

[www.eeqaz.com](http://www.eeqaz.com)

[www.tauheed-sunnat.com](http://www.tauheed-sunnat.com)

[www.islamic-forum.net](http://www.islamic-forum.net)

[www.khatm-e-nubuwwat.com](http://www.khatm-e-nubuwwat.com)

[www.kitabosunnat.com](http://www.kitabosunnat.com)

[www.muhammadilibrary.com](http://www.muhammadilibrary.com)

[www.islamqa.info/ur](http://www.islamqa.info/ur)

[www.quran-o-sunnah.com](http://www.quran-o-sunnah.com)

[www.deeneislam.com](http://www.deeneislam.com)

[www.nadwatululama.org](http://www.nadwatululama.org)

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ العالی

## شیعہ اثنا عشری

اور

## عقیدہ تحریف قرآن

شیعہ اثنا عشریہ کی بنیادی اور مسلمہ کتابوں کے مطالعے سے یہ حقیقت بھی ایسے یقین کے ساتھ آنکھوں کے سامنے آئی۔ جس میں کسی شک شبہ کی گنجائش نہیں کہ اثنا عشریہ کا عقیدہ ہے کہ موجودہ قرآن محرف ہے اس میں اسی طرح تحریف ہوئی ہے، جیسی اگلی آسمانی کتابوں، تورات، انجیل وغیرہ میں ہوئی تھی وہ بعینہ وہ کتاب اللہ نہیں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی گئی تھی، اثنا عشریہ کی حدیث کی ان کتابوں میں جن میں ان کے ائمہ معصومین کی روایات جمع کی گئی ہیں (جن پر مذہب شیعہ کا دار و مدار ہے) خود ان کے اکابر محدثین، مجتہدین کے بیان کے مطابق دو ہزار سے زیادہ ائمہ معصومین کی وہ روایات ہیں جن سے قرآن کا محرف ہونا ثابت ہوتا ہے اور ان کے ان علماء و مجتہدین نے جو اثنا عشری مذہب میں سند کا درجہ رکھتے ہیں ان کی کتابوں میں اعتراف کیا ہے کہ یہ روایات متواتر ہیں اور تحریف قرآن پر ان کی دلالت صاف اور صریح ہے، جس میں کوئی ابہام و اشتباہ نہیں ہے اور یہ کہ یہی عمداً عقیدہ ہے۔ اسی مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تیسری صدی ہجری کے آخر بلکہ چوتھی صدی کے تقریباً نصف تک پوری شیعہ دنیا کا یہ عقیدہ رہا۔ اس صدی کے تقریباً وسط میں سب سے پہلے صدوق ابن بابوی قمی (متوفی ۴۰۱ھ)

نے اور اس کے بعد پانچویں صدی میں شریف مرتضیٰ (متوفی ۱۲۶۱ھ) اور شیخ ابو جعفر طوسی (متوفی ۳۶۰ھ) نے اور چھٹی صدی ہجری میں ابو جعفر طبری مصنف تفسیر مجمع البیان و متوفی ۳۲۸ھ) نے اپنا یہ عقیدہ ظاہر کیا کہ وہ قرآن کو عام مسلمانوں کی طرح محفوظ اور غیر محرف مانتے ہیں لیکن شیعہ دنیا نے ان کی اس بات کو قبول نہیں کیا۔ بلکہ ائمہ معصومین کی متواتر اور صریح روایات کے خلاف ہونے کی وجہ سے رد کر دیا۔ مختلف زمانوں میں شیعوں کے اکابر و اعظم علماء و مجتہدین نے قرآن کے محرف ہونے کے موضوع پر متصل کتابیں لکھی ہیں، اس سلسلہ کی سب سے اہم کتاب جو مطالعہ میں آئی وہ شیعوں کے ایک بڑے مجتہد اور خاتم المحدثین علامہ حسین بن محمد تقی زوری طبری کا کتاب ہے جس کا نام ہے "فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب"۔ یہ عربی زبان میں بائیکاٹ مسلم سے لکھی ہوئی تقریباً چار سو صفحات کی کتاب ہے اس کے مصنف نے یہ ثابت کرنے کے لئے کہ قرآن میں ہر طرح کی تحریف ہوئی ہے۔ دلائل کے اہلہ لگائیے ہیں، اس کے علاوہ ان کتابوں کی طویل فہرست دی ہے جو مختلف زمانوں میں شیعا اثنا عشریہ کے اکابر علماء و مجتہدین نے موجودہ قرآن کو محرف ثابت کرنے کے لئے لکھی ہیں، اس کے مطالعہ کے بعد اس میں شک شبہ نہیں رہتا کہ اثنا عشریہ کا عقیدہ قرآن پاک کے بارے میں یہ ہے کہ اس میں تحریف ہوئی ہے اور ہر طرح کی تحریف ہوئی اور اثنا عشری فرقہ کے جن لوگوں نے خاص کر جن علماء مصنفین نے تحریف کے عقیدہ سے انکار کیا ہے، اس کا سمجھ میں آیا تو کوئی توجیہ اس کے سوا نہیں کی جاسکتی کہ انہوں نے یہ انکار کچھ مصلحتوں کے تقاضے سے کیا ہے۔ یعنی تفسیر کیا ہے (یہ بات خود شیعوں کے اکابر علماء و مجتہدین نے لکھی ہے جیسا کہ آگے معلوم ہو جائے گا)۔

یہ کتاب مصنف نے تیرہویں صدی کے آخر میں اس وقت لکھی تھی جب شیعا اثنا عشریہ کے بہت سے علماء نے ازراہ مصلحت یعنی قرآن پاک میں تحریف کیلئے عقیدہ سے انکار کی پالیسی اختیار کر لی تھی۔ علامہ حسین بن محمد تقی زوری طبری نے اس کو ائمہ معصومین اور اثنا عشری مذہب سے انحراف سمجھا، اور اس کی تردید ضروری سمجھی اور یہ کتاب لکھی یہ کتاب مصنف کی زندگی

ہی میں ایران میں طبع ہوئی تھی اس کا عکس لے کر حال ہی میں پاکستان میں اس کو طبع کر دیا گیا ہے ، واقعہ یہ ہے کہ اس کتاب نے کسی شیعہ کے لئے تحریف کے عقیدہ سے انکار کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑی ہے ، اس کے چند اقتباسات بھی انشاء اللہ آئندہ صفحات میں پیش کئے جائیں گے پہلے آٹھ عشریہ کی حدیث کا معتبر ترین کتابوں سے اُن کے ائمہ معصومین کے چند ارشادات پیش کئے جاتے ہیں جن میں صراحت کے ساتھ قرآن پاک میں تحریف اور تغیر و تبدیل کا ذکر کیا گیا ہے ۔

## قرآن میں تحریف کے بارے میں ائمہ معصومین کے ارشادات

① سورہ بقرہ کے شروع ہی میں آیت ۱۲۲ ہے ۔

وَأَن كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّثْلِهِ

اس آیت کے بارے میں شیعوں کی اصح الکتب ، اصول کافی ، میں ان کے پانچویں امام معصوم امام باقر کا یہ ارشاد روایت کیا گیا ہے ۔

جبریل امین یہ آیت اس طرح لے کر رسول اللہ صلی

نزل جبریل یہ ہذہ الایۃ علی

علیہ السلام نازل ہوئے تھے ، وَأَن كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ

محمّد صلی اللہ علیہ وآلہ ہکذا وَاوَا

مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فِي عَلِيٍّ فَأْتُوا بِسُورَةٍ

كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فِي عَلِيٍّ

مِنْ مِثْلِهِ ۔

فَاوَا بِسُورَةٍ مِّنْ مِّثْلِهِ (اصول کافی ص ۲۶۴)

مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جن لوگوں نے موجودہ

قرآن کو مرتب کیا یا کرایا (یعنی حضرات خلفائے ثلاثہ) انہوں نے اس آیت میں سے "فِي عَلِيٍّ"

کے الفاظ نکال دیئے ۔

② سورہ طہ کی آیت ۱۱۵ اس طرح ہے وَ لَقَدْ عٰهَدْنَا اِلٰى اٰدَمَ مِنْ قَبْلِ فِئْسَىٰ

اصول کافی میں روایت ہے کہ آٹھ عشریہ کے چھٹے امام معصوم ، جعفر صادق نے قسم کھا کر فرمایا

کہ خدا کی قسم یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی۔

وَلَقَدْ عَاهَدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِنْ قَبْلِ كَلِمَاتِ فِي مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ وَفَاطِمَةَ  
وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَالْإِثْمَةَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِمْ وَنَسِي ... هَكَذَا وَانْتَه  
انزلت علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ (اصول کافی ص ۲۶۳)  
مطلب یہ ہے کہ اس آیت میں سے پورا خط کشیدہ حقہ نکال دیا گیا ہے۔

③ سورہ احزاب کے آخری رکن میں آیت ہے۔

وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ۝

اصول کافی ہی میں روایت ہے کہ امام جعفر صادق نے فرمایا کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی

وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فِي وِلَايَةِ عَلِيٍّ وَآلِ آلِهِ مِنْ بَعْدِهِ فَقَدْ

فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا۔ مطلب یہ ہے کہ اس آیت میں سے فی علی والائمة

من بعدہ کے الفاظ نکال دیئے گئے۔ (اصول کافی ص ۲۶۲)

④ موجودہ قرآن پاک میں سورہ نسا کی آیت ۸۱ اس طرح ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِنْ رَبِّكُمْ فَأَنْتُمْ أَخِيرًا

تَكْفُرُونَ وَإِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝

اصول کافی میں ہے کہ اس آیت کے باقی میں امام باقر نے ارشاد فرمایا۔

نزل جبرئیل بھذہ الامیۃ ہکذا ... یا ایہا الناس قد جاءکم

الرسول بالحق من ربکم فی وِلَايَةِ عَلِيٍّ فَأَنْتُمْ أَخِيرًا لِمَنْ

تکفروا بولایۃ علی فان للہ ما فی السموات وما فی الارض (اصول کافی ص ۲۶۱)

امام باقر کے اس ارشاد کا واضح مطلب یہ ہے کہ اس آیت میں "فی وِلَايَةِ عَلِيٍّ" اور

بولایۃ علی کے الفاظ تھے اور اس طرح اس میں امیر المؤمنین علی کی ولایت و امامت پر

ایمان لانے کا حکم دیا گیا تھا اور اس کے انکار کو کفر قرار دیا گیا تھا۔ لیکن موجودہ قرآن کو مرتب

کر کے امت کے سامنے پیش کرنے والوں (خلفائے ثلاثہ) نے آیت میں سے یہ الفاظ نکال دیئے۔

اثنا عشریہ کی اسی اصح الکتاب "اصول کافی" سے اس طرح کی روایتیں بڑی تعداد میں پیش کی جاسکتی ہیں جن میں ان کے ائمہ معصومین نے قرآنی آیات میں اس طرح کی تحریف اور قطع و برید کا تمہین کھا کھا کے دعویٰ فرمایا ہے یہاں اس سلسلہ کی صرف ایک ہی روایت اور ملاحظہ فرمائے۔

عن هشام بن سالم عن ابی عبد اللہ  
علیہ السلام قال ان القرآن الذی  
جا عبد جبرئیل علیہ السلام الی  
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ سبعة  
عشر الفایة (اصول کافی ۶۷۱) تھیں۔

موجود قرآن پاک میں خود شیخ مصنفین کے لکھنے کے مطابق کل آیات چھ ہزار سے کچھ ہی اور ہیں (ساتھ سے چھ ہزار بھی نہیں ہیں) لیکن امام جعفر صادق کا ارشاد ہے کہ اصل قرآن جو جبرئیل علیہ السلام لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ پر نازل ہوئے تھے اس میں سترہ ہزار آیتیں تھیں۔ مطلب یہ ہوا کہ موجودہ قرآن کو مرتب کر کے امت کے سامنے پیش کرنے والوں نے دو تہائی کے قریب قرآن غائب کر دیا۔ اصول کافی کے شارح علامہ قزوینی نے اس روایت کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے۔

مراد اینست کہ بسیار سے ازاں قرآن ساقط  
شده و در مصاحف مشہورہ نیست۔  
(اصول کافی ج ۱ ششم ص ۱۰۰ طبع لکھنؤ)

امام جعفر صادق کے اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ اصل قرآن میں سے بہت سا حصہ ساقط اور غائب کر دیا گیا اور وہ موجودہ قرآن کے مشہور نسخوں میں نہیں ہے۔

اصول کافی کی یہ صرف پانچ روایتیں نمونے کے طور پر پیش کی گئی ہیں۔ ورنہ اس کتاب سے اس طرح کی روایتیں بڑی تعداد میں پیش کی جاسکتی ہیں، اب آپ حضرات کی خدمت میں انگریزی کی بعض دوسری معتبر کتب سے بھی ان کے ائمہ معصومین کے چند شادات پیش کئے جاتے ہیں جن میں قرآن میں تحریف اور قطع برید کی بات صفائی اور صراحت فرمائی گئی ہے۔

”تفسیر عیاشی“ شیعوں کی قدیم، مستند ترین تفسیر ہے اس کے حوالہ سے ”تفسیر صافی“ میں امام باقر کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے۔

لولا انہ زید فی القرآن و نقص ما خفی  
حقنا علی ذی حجبی (تفسیر صافی جلد اول  
ص ۱۱۔ طبع ایران)

اور اسی صفحہ پر ”تفسیر عیاشی“ کے حوالہ سے امام جعفر صادق کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے۔  
لو قرء القرآن كما انزل لا اظلمت انا فيه  
مستبین (تفسیر صافی جلد اول ص ۱۱)

پانچویں صدی ہجری کے ایک جلیل القدر شیعہ محدث و فقیہ احمد بن علی بن ابی طالب طبرسی کی کتاب ”الاحتجاج“ بھی مذہب شیعہ کی خاص محمد اور معتبر کتابوں میں سے ہے اس میں روایت ہے کہ ایک زندیق نے قرآن پاک پر اپنے چند اعتراضات امیر المؤمنین علی علیہ السلام کے سامنے پیش کئے آپ نے ان سب کے جوابات دیئے۔ ان میں اس زندیق کا ایک اعتراض یہ بھی تھا کہ سورہ نسا کی آیت  
وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ الْيَتَامَىٰ... الآية  
نہی تاہم سے جملہ شرطیہ ہے۔ لیکن شرط و جزاء میں جو جوڑ اور ربط ہونا چاہیے۔ وہ اس آیت میں بالکل نہیں ہے امیر علیہ السلام نے اس کے جواب میں فرمایا۔

یہ اسی قبیل سے ہے جس کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں  
کہ منافقین نے قرآن میں سے بہت کچھ ساٹھ کر دیا  
هو معا قدمت ذكره من اسقاط  
المنافقين من القرآن وبين القول



فی الیتامی و بین نکاح  
النساء من الخطاب القصص  
اکثر من ثلث القرآن -  
(احتجاج طبرسی جلد اول ص ۲۴۰ طبع نجف اشرف)

ہے اور اس آیت میں (یہ تصرف ہوا ہے کہ)  
ان خیفتم الا تقسطوا فی الیتامی اور فانکھول  
عاطبا بکم من النساء کے درمیان ایک تہائی  
سے زیادہ قرآن تھا جس میں خطاب تھا اور قصص  
منافقین نے وہ سب اقط اور غائب کر دیا۔

۱۰ احتجاج طبرسی کی اسی روایت میں ہے کہ اس ذندلیق کے بعض دوسرے اعتراضات  
کے جواب میں بھی امیر علیہ السلام نے یہی تحریف والی بات فرمائی۔ لیکن ان سب کا نقل کرنا غیر ضروری ہے  
تحریف سے متعلق - ائمہ معصومین کی روایات کے اس سلسلہ کو اسی پر ختم کیا جاتا ہے  
پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ اثنا عشریہ کے اکابر محدثین و مجتہدین کے بیان کے مطابق ان کی  
حدیث کی کتابوں میں دو ہزار سے زیادہ ائمہ معصومین کی روایات ہیں جو بتلائی ہیں کہ قرآن میں  
تحریف ہوئی ہے۔

اب اس مسئلے سے متعلق چند ان کا رد علماء شیعہ کے بیانات پیش کئے جاتے ہیں جو شیعہ  
مذہب میں سند کا درجہ رکھتے ہیں۔ شیعوں کے عظیم المرتبت محدث و فقیہ تہ نعمت اللہ الموسویٰ البحرانی  
نے اپنی کتاب "الانوار النعمانیہ" میں اس مسئلہ پر کسی قدر تفصیل سے کلام کیا ہے اور صفائی  
اور صراحت کے ساتھ مدلل طور پر بتلایا ہے کہ موجودہ قرآن کے بائے میں اثنا عشریہ کا کیا عقیدہ ہے  
قرآن مجید کی قرأت سب سے (وہ سات قرأتیں) جو شیعوں کے علاوہ ساری امت مسلمہ کے نزدیک  
متواتر ہیں احسان کا یہ تواتر ہی مسلمانوں کے اس ایمان و یقین کی بنیاد ہے کہ موجودہ قرآن بعینہ وہی  
قرآن ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا اور آپ سے امت کو ملا۔ ان قرأت سب سے  
کے تواتر کا انکار کرتے ہوئے شیعوں کے یہ جلیل القدر محدث و فقیہ نعمت اللہ البحرانی تحریر فرماتے  
ہیں -

(مطلب یہ ہے کہ) ان قرأت سب سے کو متواتر تسلیم

ان تسلیم تواترھا عن الوحی الالہی

وكون الكلا قد نزل به الروح  
 الامين يفضى الى طرح الاغيار  
 المستفيضة بل المتواترة الدالة  
 بصريحتها على وقوع التعريف في  
 القرآن كلاما مادة واعرابا مع ان  
 اصحابنا رضوان الله عليهم قد  
 اطبقوا على صحتها والتصديق  
 بها. نعم قد خالف فيها المترضى  
 والصدوق والشيخ الطبرسي  
 وحكموا بان عابدين دفتي هذا  
 المصحف هو القرآن المنزل لا  
 غير ولم يقع فيه تحريف ولا تبديل.

کرنے اور ان کو بعینہ وحی الہی اور جبریل ان  
 کے ذریعہ نازل شدہ مان لینے کا نتیجہ یہ ہوگا  
 کہ ائمہ معصومین کی ان تمام مشہور بلکہ متواتر حدیثوں  
 کو جو صفائی اور صراحت کے ساتھ بتلاتی ہیں  
 کہ قرآن میں اس کی عبارتوں اور اس کے کلمات  
 اور اعراب میں بھی تحریف ہوئی ہے (ان سب  
 حدیثوں کو) نامعتبر قرار دے کر رد کر دینا چاہیے  
 گا۔ حالانکہ صورت حال یہ ہے کہ ہمارے اکابر  
 و مشائخ متقدمین رضوان اللہ علیہم اجمعین  
 کا اس پر اجماع اور اتفاق ہے کہ یہ حدیثیں صحیح  
 ہیں اور تحریف کے بارہ میں جو کچھ انہیں بتلایا  
 گیا ہے وہ برحق اور واقعہ کی مطابق ہے  
 اور ہم اس کو مانتے ہیں ہاں ہمارے مشائخ  
 متقدمین میں سے شریف مترضی اور صدوق اور  
 شیخ طبرسی نے اس سے اختلاف کیا ہے اور کہا ہے  
 کہ یہی موجودہ قرآن بعینہ وہ قرآن ہے جو  
 اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا تھا اور اس  
 میں کسی طرح کی تحریف اور تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔

اے سید نعمت اللہ الجزائر صفاؤں کے ساتھ لکھتے ہیں:-

اور یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ ہمارے ان  
 حضرات (شریف مترضی، صدوق، شیخ طبرسی)

والظاهر ان هذا القول  
 صدر منهم لاجل مصالحة كثيرة

کیف و ہولاء الاعلام و رواط  
 مؤلفاتہم و اخبارا  
 کثیرة تشتمل علی وقوع  
 تلك الامور فی القرآن و ان  
 الایة هكذا انزلت ثم  
 غیرت الی هذا۔

نے یہ بات بہت سی مصلحتوں کی وجہ سے  
 (اپنے عقیدہ اور ضمیر کے خلاف) کہی ہے  
 یہ ان کا عقیدہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ خود انہوں  
 نے اپنی کتابوں میں بڑی تعداد میں وہ حدیثیں  
 روایت کی ہیں جو بتلاتی ہیں کہ قرآن میں مذکورہ  
 بالا ہر طرح کی تحریف ہوئی ہے اور یہ کہ فلاں  
 آیت اس طرح نازل ہوئی تھی۔ پھر اس میں  
 یہ تبدیلی کر دی گئی۔

سید نعمت اللہ الجزائری اسی سلسلہ کلام میں (اپنے اس دعوے کے ثبوت میں کہ قرآن  
 میں تحریف ہوئی ہے اور موجودہ قرآن بعینہ وہ کتاب اللہ نہیں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم پر نازل ہوئی تھی) اگے لکھتے ہیں :-

انه قد استفاض فی الاخبار  
 ان القرآن کما انزل لسوولفه  
 الا امیر المؤمنین علیہ  
 السلام بوصیة من النبی  
 صلی اللہ علیہ و آلہ فبقی  
 بعد موتہ ستۃ اشهر متغلا  
 بجمعة فلما جمعة کما انزل  
 اتی به الی اہل خلفین بعد  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 و آلہ فقال ہذا کتاب اللہ

بہت سی حدیثوں میں جو درجہ شہرت کو پہنچی  
 ہوئی ہیں یہ وارد ہوا ہے کہ قرآن جس طرح  
 نازل ہوا تھا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ  
 کی وصیت کے مطابق حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام  
 نے آپ کی وفات کے بعد پورے چھ مہینے اسی  
 میں مشغول رہ کر جمع کیا تھا۔ جب آپ  
 نے اس کو جمع کر لیا تو اس کو لے کر اُن لوگوں  
 کے پاس آئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم  
 کے بعد امیر المؤمنین کی امامت و خلافت سے  
 منکر ہو کر خلیفہ بن گئے تھے۔ آپ نے اُن

كما انزل فقال له عمر بن الخطاب لا حاجة بنا اليك ولا الخ قرأنا.....

فقال لهم علي عليه السلام لن تروه بعد هذا اليوم ولا يراه احد حتى ظهر ولدی المهدي عليه السلام وفي ذلك القرآن زيادات كثير وهو حال من التحريف -

سے فرمایا کہ یہ بعینہ وہ کتاب اللہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ پر نازل ہوئی تھی تو عمر بن الخطاب نے کہا کہ ہم کو تمہاری اور تمہاری اس قرآن کی ضرورت نہیں تو امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ آج کے دن کے بعد تم اس کو کبھی نہ دیکھ سکو گے اور کوئی بھی نہ دیکھ سکے گا اس وقت تک کہ جب میرے بیٹے مہدی علیہ السلام کا ظہور ہو گا وہ اس قرآن کو ظاہر کرے گا، اس میں بہت سی زیادتیاں ہیں اور وہ تحریف سے بالکل خالی ہے۔

سید نعمت اللہ الجزائر نے آگے کلینی کی اصول کافی سے وہ روایت بھی نقل کی ہے جس میں امام جعفر صادق کی روایت سے یہ واقعہ بیان کیا گیا ہے، جس کے آخر میں یہ بھی ہے۔

فاذا قام قرأ کتاب اللہ علی حدہ واخرج المصحف الذی کتبہ علیہ السلام -

جب مہدی ظاہر ہوں گے تو وہ کتاب اللہ قرآن کو اس کی صحیح صورت میں پڑھیں گے اور قرآن کا وہ نسخہ دنیا کے سامنے پیش کریں گے جو علی علیہ السلام نے لکھا تھا۔

جزائر نے پوری روایت نقل کرنے کے بعد لکھا ہے۔

والاخبار الواردة بهذا المضمون كثيرة جدا -

اور اس مضمون کی جو حدیثیں روایت کی گئی ہیں ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

اس سلسلہ کلام میں سید نعمت اللہ الجزائر نے "امیر المؤمنین علی علیہ السلام" کے جمع

کئے ہوئے اور لکھے ہوئے قرآن کے باکے میں پشائمہ معصومین کی دو آیات کی ردِ شنی میں یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ جب ہمارے مولا صاحب الزمان (مہدی) ظاہر ہوں گے -

ذیر تفتح هذا القرآن من ایدی  
الناس الی السماء و ینخرج  
القرآن الذی الفہ امیر المؤمنین  
علی علیہ السلام -

تو جو وہ قرآن آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔  
کسی کے بھی ہاتھ میں (اس کا نسخہ) نہیں رہے  
گا اور صاحب الزمان (مہدی) اس قرآن کو نکال کر  
پیش فرمائیں گے، جس کو امیر المؤمنین علیہ السلام  
نے جمع اور مرتب فرمایا تھا۔

(الانوار النعمانیہ جلد دوم ص ۳۵۴ تا ۳۶۲ مطبوعہ ایران)  
یہ نعمت اللہ الموسویٰ الجزائری شیخ اثنا عشریہ کے عظیم المرتبت محدث و فقیہ ہیں۔ انہوں  
نے اپنے اس بیان میں پوری صراحت اور مصفاہی کے ساتھ مندرجہ ذیل باتوں کا اعتراف بلکہ دعویٰ کیا  
ہے۔

- ① یہ کہ قرأتِ سبعہ (وہ ساتوں قرأتیں) جن کے تواتر کی بنیاد پر موجودہ قرآن کو متواتر  
اللہ یقینی طور پر کتاب اللہ مانا جاتا ہے متواتر نہیں ہیں۔ لہذا موجودہ قرآن بھی متواتر نہیں ہے  
اور وحی الہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تواتر ثابت نہیں ہے۔
- ② ہمارے ائمہ معصومین کی وہ روایتیں جو بتلاتی ہیں کہ موجودہ قرآن میں ہر طرح کی تحریف

۱۔ "الانوار النعمانیہ" کے شروع میں "تبعہ المرفع" کے زیر عنوان ۶ صفحات میں یہ نعمت اللہ الجزائری کا تذکرہ  
ہے۔ اس میں موصوف کے بارے میں ان اکابر و اعاظم علمائے شیعہ کے بیانات نقل کئے  
گئے ہیں جو بلاشبہ شیعہ مذہب میں سنکا درجہ رکھتے ہیں۔ ان سب کے بیانات اس پر متفق ہیں کہ یہ  
نعمت اللہ الجزائری اثنا عشریہ کے نہایت بلند پایہ عالم و مصنف، جلیل القدر اور عظیم المرتب  
محدث و فقیہ ہیں۔

(ملاحظہ ہو "الانوار النعمانیہ" ص ۱ زیر عنوان جمل الشاہ علیہ \*)

ہوئی ہے متواتر ہیں اور تحریف پر ان کی دلالت صاف اور صریح ہے جس میں کوئی ابہام و اشتباہ نہیں ہے۔

۳) ہمارے اصحاب (یعنی اثناعشری فرقہ کے اکابر و مشائخ متقدمین) کا اس پر اتفاق اور اجماع ہے کہ تحریف کی یہ روایتیں صحیح ہیں اور وہ ان کی تصدیق کرتے ہیں یعنی اپنی روایات کے مطابق ان کا عقیدہ ہے۔

۴) ہمارے علماء متقدمین میں سے شریف مرتضیٰ، صدیق اور شیخ طبرسی نے اس سے اختلاف ظاہر کیا ہے اور موجودہ قرآن کو ہی اصل قرآن کہا ہے اور اس میں تحریف اور کسی تبدیلی کے واقع ہونے سے انکار کیا ہے، لیکن یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ انہوں نے بہت سی مصاحمتوں کی وجہ سے اپنا یہ عقیدہ ظاہر کیا ہے (یعنی تقیہ کیا ہے)

دائم سطوح عرض کرتے ہیں کہ ہمارے زمانہ کے شیعہ علماء و مجتہدین نے بھی بالعموم تحریف کے عقیدہ سے انکار کی پالیسی اختیار کر رکھی ہے، لیکن حقیقت دہی ہے جو ان کے اس عظیم المرتبت محدث اور مجتہد نے صفائی کے ساتھ ظاہر کیا ہے۔

۵) اصل قرآن وہ تھا اور وہی ہے جو امیر المؤمنین علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جمع اور مرتب کیا تھا۔ لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت پر غاصبانہ طور پر قبضہ کرنے والوں نے اس کو قبول نہیں کیا تو حضرت امیر علیہ السلام نے اس قرآن کو کسی کو بھی نہ دکھانے کا فیصلہ کر لیا (وہ نازد لوانہ طور پر ایک امام سے دوسرے امام کو منتقل ہوتا ہوا دراب وہ بارہویں امام غائب (مہدی) کے پاس ہے) جو غار میں مد پوش ہیں) اس میں موجودہ قرآن کے مقابل میں زیادات ہیں (یعنی ایسے بہت سے مضامین ہیں جو موجودہ قرآن میں نہیں ہیں) جب وہ (مہدی) ظاہر ہوں گے تو وہ اسی اصل اور مکمل قرآن کو دنیا کے سامنے پیش کریں گے اور اس وقت موجودہ قرآن کے سامنے نسخے آسمان کی طرف اٹھائے جائیں گے۔ کسی کے ہاتھ میں اس کا کوئی نسخہ نہیں ہوگا

موجودہ قرآن مجید کے بارے میں یہ ہے شیواثنا عشریہ کا اصل عقیدہ جو ان کے اس جلیل القدر محدث و فقیہ نے صفائی کے ساتھ اور اپنے نزدیک مدلل طور پر بیان کیا ہے -

اس کے بعد شیخوں کے ایک دوسرے عظیم المرتبت محدث اور مجتہد علامہ حسین بن محمد تقی لودی طبرسی کی کتاب "فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب" سے چند عبارات آپ حضرت کے سامنے پیش کی جاتی ہیں۔ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ اس کتاب کا موضوع ہی جیسا کہ اس کے نام سے بھی ظاہر ہے۔ موجودہ قرآن کو محرف ثابت کرنا ہے یہ چار سو صفحے کی ضخیم کتاب ہے اس کے مصنف نے اپنے دعوے کے ثبوت میں شیخی نقطہ نظر سے دلائل کے گویا انبار لگا دیئے ہیں۔ اگر اس میں سے وہ عبارات نقل کی جائیں جو یہاں نقل کرنے کے لائق ہیں تو کم از کم پچاس صفحات پر آئیں گی لیکن یہاں صرف چند ہی عبارات نقل کی جائیں گی۔

## قرآن میں تورات و انجیل ہی کی طرح تحریف ہوئی ہے

مصنف نے نمبر وار وہ دلائل پیش کئے ہیں جن سے ان کے نزدیک قرآن میں تحریف کا ہونا ثابت ہوتا ہے اس سلسلے میں ۷۲ پر انہوں نے ان روایات کا حوالہ دیا ہے جو یہ بتلاتی ہیں کہ قرآن میں اسی طرح تحریف ہوئی ہے جس طرح تورات و انجیل میں ہوئی تھی، اس سلسلہ کلام کو شروع کرتے ہوئے لکھتے ہیں -

الامر الرابع ذکر اخبار خاصة فيها  
دلالة او اشارة على كون القرآن  
كالتوراة والانجيل في وقوع  
التحريف والتغيير فيه وركوب  
المنافقين الذين استولوا على  
الامة فيه طريقة بنى اسرائيل  
اور چوتھی بات ہے اثنا عشریہ کی ان روایات  
کا ذکر جو صراحتاً یا اشارتاً یہ بتلاتی ہیں کہ تحریف  
اور تغیر و تبدل کے واقع ہونے میں قرآن، تورات  
اور انجیل ہی کی طرح ہے، اور جو یہ بتلاتی ہیں  
کہ جو منافقین امت پر غالب آگئے اور حاکم بن  
گئے تھے (ابوبکر و عمر وغیرہ) وہ قرآن میں

فيهما وهي حجة مستقلة للاثبات  
المطلوب (فصل الخطاب)

تحریف کرنے کے بائے میں اسی راستہ پر چلے  
جس راستہ پر چل کر نبی اسرائیل نے تورانہ و انجیل  
میں تحریف کی تھی اور یہاں سے دعوے (یعنی  
تحریف کے ثبوت کا مستقل دلیل ہے۔

اگے مصنف نے اکابر علماء شیعہ کی کتابوں کے حوالہ سے کئی مضمون میں وہ روایات نقل کی  
ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے بعد قرآن میں اسی طرح  
کی تحریف کی گئی جیسی تحریف حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام کے بعد تورانہ و انجیل میں کی گئی تھی۔

متقدمین علماء شیعہ سب ہی تحریف کے قائل اور مدعی ہیں صرف  
چار وہ ہیں جنہوں نے تحریف سے انکار کیا ہے

علامہ ذری طبرسنی نے اسی فصل الخطاب میں زیر عنوان "المقدمة الثالثة" (تیسرا مقدمہ) لکھا  
ہے کہ ہائے علماء میں اس مسئلہ میں قرآن میں تحریف اور تغیر و تبدل ہوا ہے یا نہیں۔ دو قول مشہور  
ہیں پھر اس کی تفصیل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

یہاں قول یہ ہے کہ قرآن میں تغیر و تبدل  
ہوا ہے اور کی ہوئی ہے (یعنی کچھ حصہ اس  
میں سے ساقط اور غائب کیا گیا ہے اور یہ  
مذہب ہے ابو جعفر یعقوب کلینی کے شیخ  
صلی بن ابراہیم قمی کا۔ انہوں نے اپنی تفسیر کے  
شروع ہی میں اس کو صراحت اور صفائی سے  
لکھا ہے اور اپنی کتاب کو تحریف ثبات

الاولیٰ وقوع التّغییر والنقصان فیہ  
وهو مذہب الشیخ المجلد علی  
بن ابراہیم القمی شیخ کلینی  
فی تفسیرہ صرح  
ذالک فی اولہ وعلیٰ کتابہ  
من اخبارہ مع التزامہ  
فی اولہ بان لا ینذکر فیہ



الامارواہ مشائخہ وثقاتہ و  
 مذهب تلمیذہ ثقتہ الاسلام  
 الکلینی رحمہ اللہ علیہ  
 ما نسبه الیہ جماعۃ لنقلہ  
 الاخبار الکثیرۃ الصریحۃ فی  
 ہذا المعنی فی کتابہ الحجۃ  
 خصوصاً فی باب النکت والنتف  
 من التنزیل والروضہ من  
 غیر تعرض لردھا و تاویلھا۔  
 (فصل الخطاب ص ۲۵)

گزنیوال روایات سے بھر گیا ہے اور انہوں  
 نے اس کا التزام کیا ہے کہ وہ اپنی اس کتاب  
 میں وہی روایات ذکر کریں گے جن کو وہ اپنے شاخ  
 اور ثقہ حضرات سے روایت کرتے ہیں اور میں مذہب  
 ہے ان کے شاکر ثقہ الاسلام کلینی رحمہ اللہ علیہ  
 جیسا کہ علما کی ایک جماعت نے ان کی طرف  
 اس کی نسبت کی ہے کیونکہ انہوں نے اپنی کتاب  
 "الجامع الکافی" کتاب الحج میں اور بالخصوص  
 اس کے "باب النکت والنتف من التنزیل"  
 اور "کتاب الروضہ" میں بہت بڑی تعداد  
 میں وہ روایات (ائمہ معصومین سے) نقل کی  
 ہیں جو صراحتاً تحریف پر دلالت کرتی ہیں پھر  
 نہ تو انہوں نے ان روایات کو رد کیا ہے اور  
 نہ ان کی کوئی تاویل کی ہے۔

اس عبارت میں علامہ نوری طبرسی نے تحریف کے قائل علمائے متقدمین سے سب سے پہلے  
 صرف ان دو کا ذکر کیا ہے (ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی اور ان کے شیخ علی بن ابراہیم قمی) واضح  
 ہے کہ یہ دونوں حضرات وہ ہیں جنہوں نے (شیخی نظریہ کی مطابقت) نسبتاً صغریٰ کا پورا زمانہ  
 پایا ہے بلکہ ان کے تذکرہ نویسوں کے بیان کے مطابق ان دونوں نے گیدہوں میں امام - امام حسن عسکری

۱۷ یعنی وہ زمانہ جبکہ شیخی عقیدہ کے مطابق امام غائب کے پاس ان کے سفیروں اور ایجنٹوں کی خفیہ  
 آمد و رفت ہوتی تھی (تفصیل اس عاجز کی کتاب "ایرانی انقلاب" امام خمینی اور شیعیت، ص ۱۶۶ پر دیکھی جاسکتی ہے۔

کا بھی کچھ زمانہ پایا ہے لہ

اس کے بعد علامہ طبرسی نے پڑھے پانچ صفحے میں دو سے ان متقدمین اکابر علماء شیعہ کا ذکر کیا ہے جنہوں نے اپنی تصانیف میں تحریف اور تیز و تبدیل کا دعویٰ کیا ہے، انکی تعداد تیس چالیس سے کم نہ ہوگی زیادہ ہی ہوگی۔ اس سب کے بعد مصنف نوری طبرسی نے لکھا ہے :-

ومن جمیع ما ذکرنا ونقلنا بمتبعی  
القاسر یمکن دعوی الشہرۃ  
العظیمۃ بین المتقدمین  
والمخضار المتخالفین فیہم  
باشخاص معینین یا تی ذکرہم  
قال السید المحدث الجزائری  
فی الانوار ما معناه ان الاصحاب  
قد اطبقوا علی صحۃ الاخبار  
المستفیضۃ بل المتواترۃ  
الدالۃ بصریحھا علی وقوع  
التحریف فی القرآن کلاماً  
ومادۃ واعراباً والنصدیق تھا  
نعم خالف فیہا المرئضی والصدوق  
والشیخ الطبرسی - (نصراً لفظاً)

اور ہم نے اپنی محی و تملاش اور محدود مطالعہ سے (تحریف کے بارے میں شیوخ اکابر علماء متقدمین کے جو اقوال نقل کئے) ان کی بنیاد پر دعویٰ کیا جاسکتا ہے کہ ہمارے علمائے متقدمین کا یہ مذہب عام طور سے مشہور تھا (کہ قرآن میں تحریف اور کسی جیسی ہوئی ہے) اور اس کے خلاف رائے رکھنے والے بس چند متعین اور معلوم افراد تھے جن کا ناموں کے ساتھ ابھی ذکر کیا جائے گا (اے مصنف نوری طبرسی نے سید نعمت اللہ الجزائری کی کتاب الانوار النعمانیہ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا) ہمارے اصحاب کا اس پر اتفاق ہے کہ وہ مشہور بلکہ متواتر دیا گیا جو صراحت بتلاتی ہیں کہ قرآن میں تحریف ہوئی اس کی عبادت میں بھی اس کے الفاظ اور اعراب

لہ اسول کانی کے آخر میں اس کے مؤلف محمد بن یعقوب بازمی کلینی کا تذکرہ ہے اس میں لکھا ہے کہ فالظاہر  
انہ رضی اللہ عنہ ادرک تمام الصغری بل بعض ایام العسکری علیہ السلام ایضاً۔  
(امول کانی طبع لکھنؤ ص ۶۹)

سداً بھلا وہ روایات صحیح ہیں اور ان روایات  
 کی تصدیق (یعنی ان کے مطابق عقیدہ رکھنے) میں بھی سبائے اصحاب کے درمیان اتفاق ہے۔  
 ہاں اس میں صرف شریف مرتضیٰ اور صدوق اور شیخ طبرسی نے اختلاف کیا ہے۔  
 اگے اختلاف کرنے والوں میں مصنف نے ان تین حضرات کے علاوہ چوتھا نام ابو جعفر  
 طوسی کا بھی ذکر کیا ہے اور تحریف سے انکار کے سلسلہ میں ان سب کی عبارات نقل کر کے مصنف نے  
 سب کا جواب دیا ہے۔

ملاحظہ فرمائیے کہ یہ چاروں حضرات ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی امدان کے شیخ علی بن ابراہیم  
 قمی سے کافی تاخیر ہیں پھر ان میں سب سے متاخر ابو علی طبرسی ہیں (ان کا سن وفات ۵۲۸ ہے)  
 انہوں نے تحریف سے انکار کے سلسلہ میں جو کچھ لکھا تھا اس کا جواب دینے کے بعد مصنف علامہ  
 نور علی طبرسی نے لکھا ہے۔

والی طبقتہ لعل عرف الخلاف  
 صریحاً الامن هذه  
 المشائخ الاربعة -  
 (فصل الخطاب ص ۱۲)

اور ابو علی طبرسی کے طبقہ تک (یعنی چھٹی صدی  
 ہجری کے وسط تک) ان چار مشائخ کے سوا کسی  
 جتنی بھی علوم نہیں ہوا کہ انہوں نے اس مسئلہ پر  
 اختلاف کیا ہو (یعنی قرآن میں تحریف ہونے  
 سے صلحت کے ساتھ انکار کیا ہو)۔

باقی سطور نے عرض کیا تھا کہ مصنف نے اپنے عقیدہ اور نقطہ نظر کے مطابق قرآن میں  
 تحریف واقع ہونے پر دلائل کے انبار لگادیئے ہیں۔ اسی سلسلہ میں دلیل ۱۲ پیش کرتے ہوئے  
 لکھتے ہیں:-

## تحریف کی روایتیں دو شمارہ زیادہ!

الدلیل الثانی عشر الاخبار الواردة  
 فی الموارد المخصوصة من

بارہویں دلیل اور معصومین کی وہ روایات ہیں  
 جو قرآن کے خاص خاص مقامات کے بارے میں

وارد ہوئی ہیں جو بتلاتی ہیں کہ قرآن کے بعض کلمات اور اس کی آیتوں اور سورتوں میں ان صورتوں میں سے کسی ایک صورت کی تبدیلی کی گئی ہے جن کا پہلے ذکر کیا جا چکا ہے اور وہ روایات بہت زیادہ ہیں یہاں تک کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ حدیث (محدث) سے نعت اللہ العزیز نے اپنی بعض تصانیف میں فرمایا ہے جیسا کہ ان سے نقل کیا گیا ہے کہ قرآن میں اس تحریف اور تغیر و تبدل کو بتلانے والی ائمہ اہل بیت کی حدیثوں کی تعداد دو ہزار سے زیادہ ہے اور ہمارے اکابر علماء کی ایک جماعت نے مثلاً شیخ مفید، محقق داماد اور علامہ مجلسی نے ان حدیثوں کے مستفیض اور مشہور ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور شیخ طوسی نے بھی تبیان میں بھلاحت لکھا ہے کہ ان روایتوں کی تعداد بہت زیادہ

القران الدالة على تغيير بعض الكلمات والآيات والسور باحدى الصور المتقدمة وهي كثيرة جداً حتى قال السيد نعمت الله العزیز في بعض مؤلفاته كما حكى عنه ان الاخبار الدالة على ذلك تزيد على الف حديث وادعى استفاضتها لجماعة كالمفيد والمحقق الداماد والعلامة المجلسي وغيرهم وبل الشيخ ايضا صرح في التبیان بكثرتها بل ادعى تواترها جماعة ياتي ذكرهم -

(فصل الخطاب ص ۲۲۴)

ہے، بلکہ ہمارے علماء کی ایک جماعت نے جن کا اگے ذکر آئے گا، ان روایات کے متواتر ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

## روایات تحریف کا دعویٰ کرنے والے کا رشتہ

پھر کتاب کے آخر میں ان کا بڑا عالم علمائے شیعہ کا مصنف نے ذکر کیا ہے جنہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ قرآن میں تحریف اور تغیر و تبدل کی روایتیں متواتر ہیں اور بلاشبہ ان کا یہ دعویٰ شیخ حفرات کی کتب حدیث کے لحاظ سے بالکل صحیح ہے۔ مصنف رقمطراز ہیں۔

وقد ادعى تواتره (اسی تو اترو وقوع  
التحريف والتغيير والنقص ،  
جماعة منهم المولى محمد  
صالح فى شرح الكفا فى حيث قال  
فى شرح ماورد " ان القرآن الذى  
جاؤ به جبرئيل الى النبى سبعة  
عشر الف آية وفى رواية سليم ثمانية  
عشر الف آية مما لفظه و  
استقام لبعض القرآن وتحر فيه  
ثبت من طرقها التواتر معنى كما  
يظهر لمن تأمل فى كتب الاحادث  
من اولها الى آخرها -  
ومنهم الفاضل قاضى  
القضاة على بن عبد العالى  
على ما حكى عند السيد فى  
شرح الواهية -

اور قرآن میں تحریف اور تغیر و تبدیل اور اس کو  
ناقص کئے جانے (کی روایات کے) متواتر ہونے  
کا دعویٰ کیا ہے، ہم اے اکابر علماء کی ایک جماعت  
ہے انہیں سے ایک مولانا محمد صالح ہیں۔  
انہوں نے کافى کی شرح میں اس حدیث کی  
شرح کرتے ہوئے جس میں فرمایا گیا ہے کہ  
" جو قرآن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر  
جبرئیل لے کر نازل ہئے تھے اس میں سترہ  
ہزار (۱۶۰۰۰) آیتیں تھیں (اور اسی حدیث  
کی سلیم کی روایت میں بہائے سترہ ہزار کے  
اٹھارہ ہزار (۱۸۰۰۰) آیات بتلا لگتی ہیں)  
اس حدیث کی شرح میں مولانا محمد صالح نے فرمایا  
ہے۔ اور قرآن میں تحریف اور اس کے بعض حصوں  
کا ساقط کیا جانا، اہلکے طریقوں سے تواتر  
معنوی ثابت ہے جیسا کہ ہر شخص پر ظاہر ہے  
جس نے ہمدانی حدیث کی کتابوں کا ادل سے اثر تک  
غور سے مطالعہ کیا ہے۔

اور انہی علماء میں سے (جنہوں نے قرآن میں تحریف اور کسی بیشک کی حدیثوں کے متواتر ہونے کا دعویٰ کیا ہے)  
ایک قاضی القضاة علی بن عبد العالی بھی ہیں جیسا کہ جناب سید نے شرح واہیہ میں ان سے نقل  
کیا ہے۔ اور انہی میں سے ایک شیخ محدث جلیل ابوالحسن الشریف ہیں انہوں نے بھی اپنی تفسیر  
کے مقدمات میں ان روایات کے معنوی تواتر کا دعویٰ کیا ہے۔

وھنھم العلامۃ المجلسی قال  
 فی مرآة العقول فی شرح باب امنہ  
 لم یجمع القرآن کلہ الا الائمة  
 علیہم السلام بعد نقل کلام  
 المفید ما لفظہ والاخبار من  
 طرق الخاصة والعامۃ فی  
 النقص والتغییر متواترۃ و  
 بخطہ علی نسخۃ صحیحۃ  
 من الکافی کان یقرؤها علی  
 والدہ وعلیہا خطہا فی  
 آخر کتاب فضل القرآن عند قول  
 الصادق القرآن الذی جاء بہ  
 جبریل علی محمد منبجۃ عشر  
 الفایۃ " ما نفظلہ لا یظلی  
 ان هذا الخبر وکثیر من  
 الاخبار الصحیحۃ صریحۃ  
 فی نقص القرآن وتغییرہ وعندی  
 ان الاخبار فی هذا الباب متواترۃ  
 معنی وطرح جمیعہا یوجب  
 رفع الاعتماد عن الاخبار واما  
 بل ظنی ان الاخبار فی هذا الباب

اور ہمارے انہی علماء کبار میں سے جنہوں نے  
 تحریف کی روایات کے متواتر ہونے کا دعویٰ  
 کیا ہے (کیا ہے) ایک علامہ مجلسی بھی ہیں، انہوں نے  
 اپنی کتاب "مرآة العقول" میں اصول کافی کے  
 باب "ان لم یجمع القرآن کلا الا الائمة علیہم السلام"  
 کی شرح میں شیخ مفید کا کلام نقل کرنے کے  
 بعد لکھا ہے کہ قرآن میں کمی اور تبدیلی کئے جانے  
 کے بارے میں احادیث و روایات جو شیعوں اور  
 غیر شیعوں کی سندوں سے روایت کی گئی ہیں  
 وہ متواتر ہیں اور اصول کافی کے اس  
 نسخہ پر جو انہوں نے اپنے والد کے  
 سامنے پڑھا (اور اس پر ان دونوں کے  
 قلم کی تحریر ہے) کتاب فضل القرآن  
 کے قاتمہ پر جہاں امام جعفر صادق کا  
 یہ ارشاد روایت کیا گیا ہے کہ "جو قرآن  
 جبرئیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 پاس لائے تھے اس میں سترہ ہزار (۱۷۰۰۰)  
 آیتیں تھیں۔ علامہ مجلسی نے اپنے قلم سے لکھا  
 ہے کہ ظاہر ہے کہ یہ حدیث اور اس کے علاوہ  
 بہت صحیح حدیثیں مہرحت کے ساتھ یہ بتلاتی ہیں  
 کہ قرآن میں کمی اور تبدیلی کی گئی ہے (اس

اور ہمارے اپنی علماء کبار میں سے جنہوں نے  
 تحریف کی روایات کے متواتر ہونے کا دعویٰ  
 کیا ہے، ایک علامہ مجلسی بھی ہیں، انہوں نے  
 اپنی کتاب "مرآة العقول" میں اصول کافی کے  
 باب "انہ لم یصح القرآن کلا الا لائمة علیہم السلام"  
 کی شرح میں شیخ مفید کا کلام نقل کرنے کے  
 بعد لکھا ہے کہ قرآن میں کسی اور تبدیلی کئے جانے  
 کے بارے میں احادیث و روایات جو شیعوں اور  
 غیر شیعوں کی سندوں سے روایت کی گئی ہیں  
 وہ متواتر ہیں اور اصول کافی کے اس  
 نسخہ پر جو انہوں نے اپنے والد کے  
 سامنے پڑھا اور اس پر ان دونوں کے  
 قلم کی تحریر ہے، کتاب فضل القرآن  
 کے قاتر پر جہاں امام جعفر صادق کا  
 یہ ارشاد روایت کیا گیا ہے کہ "بو قرآن  
 جبرئیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 پاس لائے تھے اس میں ستر ہزار (۱۷۰۰۰)  
 آیتیں تھیں۔ علامہ مجلسی نے اپنے قلم سے لکھا  
 ہے کہ ظاہر ہے کہ یہ حدیث اور اس کے علاوہ  
 بہت صحیح حدیثیں صریحت کے ساتھ یہ بتاتی ہیں  
 کہ قرآن میں کسی اور تبدیلی کی گئی ہے (اس

وہنہو العلامة المجلسی قال  
 فی مرآة العقول فی شرح باب انہ  
 لم یصح القرآن کلا الا لائمة  
 علیہم السلام بعد نقل کلام  
 المفید ما لفظہ والاختیار من  
 طرق الخاصة والعامة فی  
 النقص والتغییر متواترة و  
 بخطہ علی نسخة صحیحة  
 من کافی کان یقرءھا علی  
 والدہ وعلیہا خطہما فی  
 آخر کتاب فضل القرآن عند قول  
 الصادق القرآن الذی جاء بہ  
 جبرئیل علی محمد صلوة عشر  
 الف آية "ما لفظہ ولا یحتمل  
 ان هذا الخبر وکثیر من  
 الاخبار الصحیحة صریحة  
 فی نقص القرآن وتغییرہ وعندی  
 ان الاخبار فی هذا الباب متواترة  
 معنی وطرح جمیعہا ووجب  
 رفع الاعتماد عن الاخبار واما  
 بل ظنی ان الاخبار فی هذا الباب

شیعوں کے علمائے متقدمین اس کے قائل ہیں کہ قرآن میں تحریف ہوئی ہے۔

(۵)

اشاعریہ کے بہت سے ان بلند پایہ علماء و مجتہدین نے جو شیعوہ مذہب میں سزا کا درجہ رکھتے ہیں دعویٰ کیا ہے کہ قرآن میں تحریف کی حدیثیں متواتر ہیں اور مذہب شیعہ کے ترجمان اعظم ملا باقر مجلسی کے بیان کے مطابق ان کی تعداد اشاعری مذہب کی اساس و بنیاد مثلاً امامت کی حدیثوں سے کم نہیں ہے ان کو ناقابل اعتبار قرار دیکر نظر انداز کرنا نتیجہ یہ ہو گا کہ ہمکے حدیث کے سائے ذخیرہ سے اعتماد اٹھ جائے گا اور امامت کا مسئلہ بھی بے بنیاد ہو جائے گا، کسی طرح اس کو ثابت نہیں کیا جاسکے گا۔

واقعہ یہ ہے کہ علامہ نوری طبرسی کی اس کتاب "فصل الخطاب کے مطالعہ کے بعد یہ بات آفتابِ نیمروز کی طرح آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے کہ کسی اشاعری شیعہ کے لئے اشاعری رہتے ہوئے قرآن میں تحریف کے عقیدہ سے انکار کی کوئی گنجائش نہیں ہے اس لئے اس فرقہ کے جو لوگ تحریف کے عقیدہ سے انکار کرتے ہیں ان کے انکار کی کوئی توجیہ اس کے سوا نہیں کی جاسکتی کہ یا تو وہ تفسیر کرتے ہیں (جو اشاعری مذہب میں صرف جائز نہیں بلکہ واجب فرض اور گویا جہادِ ایمان ہے) یا اپنے مذہب کی بنیاد کی کتابوں سے بھی ناواقف اور بے خبر ہیں۔

لہذا یہ معلوم کرنے کے لئے کہ اشاعری مذہب میں تفسیر کیا کیا مقام ہے اور اس کی کس کس تائید ہے اور اس کی حقیقت ہے نیز ائمہ معصومین کے تفسیر کے اقوال معلوم کرنے کیلئے راقم مسطورہ کی کتاب "ایران انقلاب امام خمینی اور شیعیت" میں تفسیر کا بیان ص ۲۱۳ سے ۲۱۷ تک لکھا گیا ہے اور بنیادی طور پر باور تھی کے رسالہ اعتقاد کی ایک عبارت ملاحظہ فرمائی جاوے۔

والنقیۃ حاجہ لایمجزر دفعھا الی الذمخوج العاقم  
 ضرتکہ قبل فخر وجہ فقہ خرج عن دین اللہ تکا  
 وعن دین الامامیۃ وخالفا اللہ ورسولہ واللاۃ  
 رسالہ اعتقاد میں اور شرح احسن الفوائد میں مذکور ہے

تفسیر واجب ہے اور اس کا ترک کرنا اس وقت تک جائز نہیں جب تک کہ حضرت امام (علیہ السلام) کا نظریہ ہو جو کہ ان کے عقیدے پہلے اس کو ترک کر لیا آدھ اشرف کے ہیں سے اور امامیہ یعنی شیعہ تفسیر کے ہیں سے نکال جائے گا اور پھر اس کا حال سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پاک کی اور ائمہ معصومین کی مخالفت کرے گا۔



یہاں یہ ذکر کر دینا بھی مناسب ہو گا کہ "فصل الخطاب" کے مصنف یہ علامہ طبری تیاروں کے بڑے عالی مقام محدث اور مجتہد تھے شیعی دنیا میں ان کو عظمت اور تقدس کا جو مقام حاصل تھا اس کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ سن ۳۲۱ھ میں جب ان کا انتقال ہوا تو ان کو نجف اشرف میں "مشہد رضوی" کی عمارت میں دفن کیا گیا۔ جو شیخوہ حضرات کے نزدیک "آقدس البقاع" یعنی روئے زمین کا مقدس ترین مقام ہے جہاں صرف ایسے ہی شیخوہ اکابر و مشائخ دفن ہو سکتے ہیں جن کو شیعی دنیا میں عظمت و تقدس اور مقبولیت کا اعلیٰ ترین مقام حاصل ہو۔ اور ان کو ائمہ معصومین کا خاص درجہ کا عبادت و تائب مانا جاتا ہو۔

کہ اثناعشری کیلئے تحریف سے انکار اور اہلسنت کی طرح قرآن پر ایمان  
از روئے عقل بھی ممکن نہیں

اثناعشریہ کے عقیدہ تحریف قرآن کے بارے میں یہاں تک جو کچھ عرض کیا گیا وہ اللہ کے ائمہ معصومین کی صریح دستاویز روایات اور ان کے معتقدین و متاخرین اکابر علماء و مجتہدین کے تحریری بیانات کی بنیاد پر عرض کیا گیا۔ اب آخر میں یہ عرض کرنا ہے کہ کسی اثناعشری کے لئے اثناعشری عقائد دیکھتے ہوئے تحریف سے انکار اور اہلسنت کی طرح قرآن پر ایمان از روئے عقل بھی ممکن نہیں ہے، اور اس کے سمجھنے کے لئے کس خاص درجہ کی ذہانت اور بائیک بینی کی بھی ضرورت نہیں ہے ہر معمولی عقل کھنے والا بس آسانی سے سمجھ سکتا ہے خود فرمایا جائے۔

گزشتہ صفحات میں حضرات شیعین (صدیق اکبر و فاطمہ اعظم) نیز ذی النورین حضرت عثمان (رضی اللہ عنہما) جمعین کے بارے میں اثناعشریہ کے ائمہ معصومین کی روایات اور ان کے اکابر علماء و مجتہدین کے جو بیانات ان کی کتابوں سے نقل کئے جا چکے ہیں ان سے معلوم ہو چکا ہے کہ اثناعشریہ کا عقیدہ ان حضرات کے بارے میں یہ ہے کہ یہ کافر و منافق تھے اور اگل

اتھوں اور اس امت کے بھی بحیثیت ترین کافرول سے بتردد جہ کے کافر تھے اور لدرخ میں سب سے زیادہ عذاب انہی پر مہل ہے اور گزشتہ صفحات ہی سے یہ بھی آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ ہماری اس زمانہ کے شیعوں کے امام اکبر روح الشریعین صاحب نے حضرات خلفائے ثلاثہ اور ان کے خاص مدعا تمام اکابر صحابہ کے بارے میں اپنی فاد کی تصنیف مکشف الاسرار میں ایک صراحت اور مضامی کے ساتھ بلکہ ادھائی انداز میں تحریر فرمایا ہے کہ یہ لوگ ایک دن کے لئے بھی دل سے ایمان نہیں لائے تھے، بلکہ صرف حکومت اور اقتدار پر قبضہ کر لینے کی طرح اور ہوس میں منافقانہ طور پر اسلام قبول کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ہو گئے تھے یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور حیات میں برابر اپنے اسی مقصد کے لئے ساتھ میں کرتے رہے یہ ایسے بلکہ دار تھے کہ اس مقصد کے حاصل کرنے کے لئے قرآن میں تعریف بھی کر سکتے تھے آیتیں کی آیتیں اس میں سے حذف اور غائب کر سکتے تھے۔ بطور مثال حدیثیں گھر کے لوگوں کو سنا سکتے تھے۔ یہاں تک کہ اگر کسی وقت یہ لوگ محسوس کرتے کہ مسلمانانہ حکومت پر قبضہ نہیں کیا جاسکا۔ بلکہ اسلام سے دشمنی توڑ کے لوہ (ابو جہل و ابولہب وغیرہ کی طرح) اسلام دشمنی کا موقف اختیار کر کے اور اسلام کے خلاف جنگ کر کے ہی یہ مقصد حاصل ہو سکتا ہے تو یہ ایسا ہی کرتے اور اسلام کے کھلم کھلا دشمن ہو کر مقابلہ میں آجاتے تھے

حضرات خلفائے ثلاثہ اور ان کے رفقاء کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنے کے ساتھ ان کا شریعہ یہ بھی مانتے ہیں اور اسی زور و ماتم بھی کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد یہی منافق لوگ (جو دل سے آپ کے، آپ کے اہل بیت کے اور آپ کے دین کے دشمن تھے) اپنی سیاسی کرب بازی سے ظلیف بن کر خاصانہ اور ظالمانہ طور پر حکومت پر قابض ہو گئے، پھر خلافت پر قابض

سے خمین صاحب کی وہ عبارتیں جن میں یہ سب کچھ فرمایا گیا ہے ان کی تصنیف مکشف الاسرار کے صفحہ نمبر ۱۱۳ و ۱۱۴ پر دیکھی جاسکتی ہیں و اتم سطور نے اپنی کتاب ایران انقلاب امام خمینی اور شیعیت میں بھی یہ جادیں نقل کر دی ہیں

ہو جانے کے بعد بھی ایسے بد کردار تھے کہ جگر گوشہ رسول سیدہ فاطمہؓ ہر ادھر پر بھی طرح طرح کے ظلم ڈھائے (ظاہر ہے کہ یہ انتہائی درجہ کی شہادت تھی اور خمیتیں صاحب کے فرمانے کے مطابق یہ ظالم اپنے دور خلافت میں اپنی نفسانی خواہشات کے مطابق کھلم کھلا قرآنی احکام کو انتہائی بے پروائی سے پامال کرتے تھے (کشف الاسرار ص ۱۵ تا ۱۹)

اس سب کے ساتھ اثنا عشریہ یہ بھی ملتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد چودہ سال تک (یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت تک) بلا شرکت غیرے انہی لوگوں کا اقتدار رہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اور جانشین اور مسلمانوں کے فرمانروا کی حیثیت سے یہی سب کچھ کرتے تھے انہی کے اہتمام سے قرآن کا کمال شکل میں مرتب اور شائع ہوا۔ جس شکل میں وہ آج ہمارے سامنے ہے، اب غور فرمیلے جائے کہ جس فرقہ یا جس شخص کا عقیدہ حضرات خلفائے ثلاثہ کے بارے میں وہ جو اثنا عشریہ کا ادھر بیان کیا گیا کیا از روئے عقل یہ ممکن ہے کہ ان کے مرتب اور شائع کئے ہوئے قرآن کے بارے میں اس کا یہ ایمان دلچسپ ہو کہ یہ بعینہ وہی کتاب اللہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی اور اس میں اس کو مرتب اور شائع کرنے والوں نے (جو منافق تھے اور جن کا کردار وہ تھا جو اثنا عشری عقیدہ کے مطابق ادھر بیان کیا گیا) اپنی نفسانی خواہش و خواہشات کے تقاضے سے کوئی تعریف کسی قسم کی قطع برید اور کمی یا زیادتی نہیں کی ہے؟ ظاہر ہے کہ ہر عقل رکھنے والا اس کا جواب یہی دیکھا کہ یہ ممکن نہیں ہے۔ ملحوظ رہے کہ ایمان اس یقین اور اس قلبی تصدیق کا نام ہے جس میں کسی شک شبہ کی گنجائش نہ ہو، جس طرح کسی چیز کو آنکھوں سے دیکھ لینے کے بعد شک شبہ کا امکان نہیں رہتا۔

حقیقت یہ ہے کہ ایمان کا درجہ تو بہت اعلیٰ و بالا ہے حضرات خلفائے ثلاثہ کے بارے میں وہ عقیدہ رکھنے کے ساتھ جو اثنا عشریہ کا عقیدہ ہے۔ قرآن کے بارے میں کسی درجہ کا اعتقاد بھی نہیں ہو سکتا۔ اس مسئلہ کو کسی بھی قانون دان بلکہ کسی بھی با شعور انسان کے سامنے رکھ دیا جائے تو وہ یہی جواب دیکھا۔

# حَاصِلُ کَلِمٍ

آٹھ عشریہ کے عقیدہ تحریف قرآن کے بارے میں یہاں تک جو کچھ عرض کیا گیا اس کا حال اور خلاصہ یہ ہے کہ آٹھ عشری مذہب کی بنیادی اور مستند کتابوں میں شیعوں کے ائمہ معصومین کے ارشادات اور ان کے اکابر و احکام علماء و مجتہدین کی تصنیفات کے مطالعہ کے بعد یہ حقیقت آفتاب نیر و ذکا طرح سامنے آجاتی ہے کہ شیخ آٹھ عشریہ کا عقیدہ یہی ہے کہ موجودہ قرآن محرف ہے اس میں ہر طرح کی تحریف اور قطع و برید ہوئی ہے۔

علاوہ ازیں ان کے لئے از روئے عقل بھی یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ اس کو یقین کے ساتھ تحریف و تبدیل سے محفوظ بعینہ وہ کتاب اللہ مان سکیں، جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے نبی کریم سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی حضرت خلائق ثلاثہ اور ان کے رفقاء تمام اکابر صحابہ کے بارے میں ان کے عقیدہ نے قرآن پر ایمان ان کے لئے ناممکن بنا دیا ہے لہذا اب جو شیخ علماء و مجتہدین تحریف کے عقیدہ سے انکار اور موجودہ قرآن پر ہم اہل سنت ہی کی طرح ایمان کا اظہار کرتے ہیں، ان کے اس رویہ کی کوئی معقول اور قابل قبول توجیہ اس کے سوا نہیں کی جاسکتی کہ یہ ان کا تقید ہے جو شیخ مذہب میں ان کے امام غائب (مہدی) کے ظہور کے وقت تک فرض و واجب اور گویا جزو ایمان ہے، اس کی ایک روشن دلیل یہ بھی ہے کہ وہ اپنے مشائخ متقدمین میں سے "الجامع الکافی" کے مؤلف ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی اور ان کے استاد علی بن ابراہیم قمی اور "الاحتجاج" کے مؤلف احمد بن علی بن ابی طالب سمری وغیرہ ان سب مشائخ متقدمین کو جن کا ذکر "فصل الخطاب" میں علاؤ اللہ کلینی نے مدعیان تحریف کی حیثیت سے کیا ہے اور اس طرح اپنے علمائے متاخرین میں امام باقر علیہ السلام کی روایت اللہ الجزیری، علاؤ الدین صاحب اصول کافی اور علاؤ الدین طبرسی جیسا ان سب حضرات کو اپنا مذہب پیشو امانتے ہیں جو نہ صرف یہ کہ موجودہ قرآن کے محرف ہونے کے قابل ہیں بلکہ اس عقیدہ کے علمبردار ہیں۔ اور جنہوں نے اس موضوع پر مستقل کتابیں بھی لکھی ہیں۔ حالانکہ ظاہر ہے کہ جو شخص قرآن کے محرف ہونے کا عقیدہ رکھتا ہے وہ قرآن پر ایمان سے محروم ہے اس کا شمار آٹھ عشریہ میں بھی نہ ہونا چاہیے۔